تحریر : شاہ بلیغ الدین

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سربراہانِ خاندان

قریش کے سردار کا کہنا تھا کہ ——— اخلاق اچھے ہوں، آدمی ظلم نہ کرے اور غرور و تکبّر سے بچا رہے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔ کوئی کہتا ہے اِس سردار نے ایک سو دس برس کی عمر پائی، کوئی کہتا ہے ۵۷۹ء میں ۸۲ برس کی عمر میں خانۂ کعبہ کے اِس رکھوالے کا انتقال ہوا۔ اس وقت ابرہہ اشرم کے واقعہ کو کوئی آٹھ برس گزر گئے تھے۔

یہ سردار یثرب میں پیدا ہوا۔ سات، آٹھ برس کی عمر تک وہیں رہا۔ پھر مکّہ آیا۔ ہجرت کے بعد یثرب کی بستی مدینۃ النبی کہلانے لگی۔ اِس سردار کی والدہ سلمیٰ بنو نجّار کی تھیں اور آج جہاں مسجدِ نبوی ہے اس کے پاس ہی رہتی تھیں۔ ابھی یہ سردار پیدا نہیں ہوا تھا کہ فلسطین کے شہر غزہ میں اس کے باپ کا اِنتقال ہوگیا۔ ہاشم نام تھا۔ عمر مشکل سے پچیس برس کی ہوگی اِسی زمانے میں قریش کا یہ سردار اپنے ننھیال میں پیدا ہوا۔ عجیب بات یہ تھی کہ نومولود کے سر میں ایک گُچھا سفید بالوں کا تھا۔ اِسی لئے عزیز رشتہ دار اسے "شیبۃ الحمد" پکارنے لگے۔ نام عامر تھا لیکن شہرت چچا کے نام سے ہوئی جو مطّلب کہلاتے تھے۔ چونکہ چچا بھتیجا اکثر ساتھ رہتے تھے اس لئے لوگوں نے بھتیجے کو عبدالمطلبؔ پکارنا شروع کیا۔ یعنی ——— مطلب کا غلام!

عبدالمطلب تجارت کرتے تھے۔ شام اور یمن کے علاقوں میں اُن کا کاروبار تھا۔ اونٹوں کے بہت بڑے گلّے کے مالک تھے طائف میں بھی ایک کنواں ان کے پاس تھا۔ خانۂ کعبہ کے رکھوالوں میں ان کا بڑا اعزاز تھا اور مکّے کی یاترا کے موقع پر دو بڑے کام ان کے سپرد تھے ——— سقایہ یعنی پانی پلانا ——— اور رفادہ یعنی کھانا کھلانا! یاتری بڑی تعداد میں مکّے میں جمع ہوتے تو آج کی اصلاح میں عبدالمطلب کا ہوٹل کا کاروبار خوب چمک جاتا تھا۔ وہ بڑے خوش اخلاق اور فیّاض آدمی تھے۔ ان کی مہمان نوازی کی دُور دور شہرت تھی۔ دسترخوان ہمیشہ وسیع رکھتے تھے۔ انہوں نے بہت سے کنوئیں کھُدوائے تھے۔ زمزم کو پھر سے کھُدوانے کے لئے اُنہوں نے مسلسل تین راتوں تک خواب دیکھا تھا۔ زمزم کا کنواں بڑے عرصے پہلے عمرو بن حارث جرہمی نے بند کرا دیا تھا لوگوں کو یہ بھی یاد نہ رہا تھا کہ یہ کنواں کہاں واقع تھا۔ خواب میں انہیں یہ جگہ دکھلائی گئی۔